نیوی نیوز

ABC سے تصدیق شدہ

جنوری ۲۰۲۳

کثیر الملکی بحری مشق

امن-2023

امن کے لئے متحد

ماہنامہ

نیوی نیوز

ABC سے تصدیق شدہ (Regn # 16(1381) /15-ABC)

جلد: ۳۵ شمارہ: ۱۰ جنوری ۲۰۲۳

پیٹرن اِن چیف

ریئر ایڈمرل نعیم سرور ستارۂ امتیاز (ملٹری)

چیف ایڈیٹر

کمانڈر ذاکر حسین خان تمغۂ امتیاز (ملٹری) پی این

ایڈیٹرز

لیفٹیننٹ کمانڈر صبا ریاست پی این

لیفٹیننٹ کمانڈر عمیر سلطان پی این

رپورٹس

لیفٹیننٹ کمانڈر صہیب سبحانی پی این

لیفٹیننٹ باسط علی پی این

سب ایڈیٹر

فیاض احمد عباسی

گرافک ڈیزائنر

ماجد نواز

فوٹوگرافرز

دلاور خان، تنویر احمد، بابر شہزاد

سید وقاص رضا، بلال

شعبۂ تعلقاتِ عامہ۔ پاک بحریہ

فون: 051-20062799

فیکس: 051-20062364

magazinenavynews@gmail.com

قیمت نیوی نیوز: -/290 روپے

مارکیٹنگ اور اشتہارات: 051-20062799

نوٹ: نیوی نیوز میں شائع ہونے والی تحریروں میں بیان خیالات، حوالہ جات اور آراء مضمون نگاروں کے ذاتی ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ پاکستان نیوی یا نیوی نیوز کے ایڈیٹوریل بورڈ کی پالیسی کے عکاس ہوں۔
نیوی نیوز کا ایڈیٹوریل بورڈ شمارے میں شائع شدہ اشتہارات کے غیر حقیقی ہونے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

فہرست

پی این سرگرمیاں

پاکستان نیوی فلیٹ سالانہ ایفیشنسی ایوارڈز

۲

سربراہ پاک بحریہ کا پی این ایس سیف کا دورہ

۳

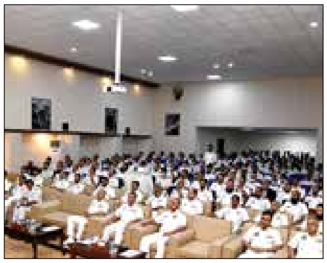

فلیٹ کمانڈ اوپن فورم/
لاجسٹکس کمانڈ اوپن فورم

۴

کمکار کمانڈ اوپن فورم/
فوری طبی امداد کی تربیت

۵

لیڈیز گالف پٹنگ میچ

۶

بیگم چیف آف دی نیول سٹاف
کا دورۂ پاکستان میری ٹائم میوزیم

۷

یومِ حوصلہ افزائی۔ پنواورکرز

۸

سائبر سیکیورٹی سیمینار۔لاجسٹکس کمانڈ/
پی این ٹگ آف وار چیمپئن شپ

۹

پاکستان نیوی ہسٹری اینڈ آرکائیوز سینٹر
کے سالانہ میگزین کی اشاعت/
پہلی کمکار سیلنگ چیمپئن شپ/
سپورٹس گالا۔بحریہ کالج این او آر ای-I

۱۰

مضمون

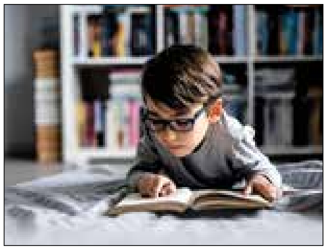

عصرِ حاضر کے بچوں میں
ذوقِ مطالعہ کی ترغیب

۱۱
لیفٹیننٹ کمانڈر رخسانہ جبین

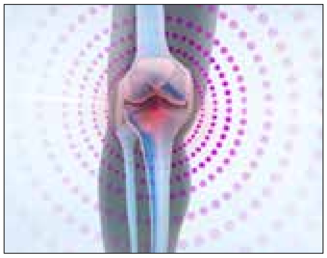

آرتھرائٹس۔۔۔جوڑوں کا درد

۱۲
ڈاکٹر سیدہ صدف اکبر

جدوجہدِ آزادی۔۔۔نہ رُکی ہے نہ رُکے گی

۱۴
فیاض احمد عباسی

کشمیر (نظم)

۱۶
عبید احمد

عالمی بحری مشق امن-2023

۱۸
افتخار احمد خانزادہ

بلیوا کانومی کے فروغ کے لئے
پاک بحریہ کے رجحان ساز اقدامات

۲۰
خالد فاروق

پاکستان نیوی فلیٹ سالانہ ایفیشنسی ایوارڈز

پاکستان نیوی کی فلیٹ کمانڈ کے زیرِاہتمام ایفیشنسی ایوارڈز تفویض کرنے کی تقریب کا انعقاد پی این ڈاکیارڈ کراچی میں کیا گیا۔تقریب کے مہمانِ خصوصی پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل محمد امجد خان نیازی تھے۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے نیول چیف نے پاکستان نیوی فلیٹ کی آپریشنل تیاریوں پر مکمل اطمینان کا اظہار کیا اور اہم آپریشنل مقاصد کا میابی سے حاصل کرنے پر افسران اور جوانوں کی لگن اور پیشہ ورانہ مہارت کو سراہا۔ نیول چیف نے ریجنل میری ٹائم سیکیورٹی اور پاکستان کی تجارتی بحری گزرگاہوں کے تحفظ کے لیے پاکستان نیوی فلیٹ کی کاوشوں اور تعاون کو سراہا۔ انہوں نے خصوصی اقتصادی زون، گوادر بندرگاہ اور سی پیک کی بحری حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے پاکستان بحریہ کے اقدامات پر روشنی ڈالی۔ نیول چیف نے اس بات کا اعادہ کیا کہ پاک بحریہ خطے میں بدلتے ہوئے جغرافیائی و سیاسی حقائق سے پوری طرح واقف ہے اور ملکی سمندری سرحدوں کے دفاع کے لیے پرعزم ہے۔انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ موجودہ عالمی اور علاقائی جیواسٹریٹیجک ماحول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پاکستان بحریہ ہمیشہ چوکنا ہے اور پاکستان کے سمندری مفادات کے تحفظ کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔

قبل ازیں، اپنے استقبالیہ خطاب میں کمانڈر پاکستان فلیٹ، وائس ایڈمرل اویس احمد بلگرامی نے رواں سال کے دوران حاصل ہونے والی کامیابیوں پر روشنی ڈالی جن میں بالخصوص متعدد میزائل فائرنگز، انسانی ہمدردی اور آفات سے متعلق امدادی آپریشنز (HADR)، دوست ممالک کے ساتھ دوطرفہ مشقیں، بیرونِ ملک تعیناتیوں اور فلیٹ یونٹس کے ذریعے کی جانے والی ریجنل میری ٹائم سیکیورٹی پٹرولز کا ذکر کیا۔

بعدازاں، نیول چیف نے پاکستان نیوی فلیٹ کے مختلف اسکواڈرنز کے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے یونٹس کو ایفیشنسی ایوارڈز اور شیلڈز سے نوازا۔

سربراہ پاک بحریہ کا پی این ایس سیف کا دورہ

پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے پاک بحریہ کے جہاز پی این ایس سیف کا دورہ کیا۔ دورے کے دوان سربراہ پاک بحریہ نے جہاز پر تعینات آفیسرز اور سی پی اوز/ سیلرز سے گفتگو کی اور فرائض کی ادائیگی میں اُن کے جذبے کو سراہا۔ بعدازاں، نیول چیف نے جہاز کے مختلف حصوں کا دورہ کیا اور آپریشنل تیاریوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔ دورے کے موقع پر کمانڈر پاکستان فلیٹ، وائس ایڈمرل اویس احمد بلگرامی بھی اُن کے ہمراہ تھے۔

فلیٹ کمانڈ اوپن فورم

کسی بھی ادارے کی ترقی کا انحصار اس کی افرادی قوت کی صلاحیتوں اور کارکردگی پر ہوتا ہے۔ انسان اپنی صلاحیتوں کو اس وقت بھرپور انداز میں بروئے کار لاتا ہے جب اس کی ضرورتوں کا خیال رکھا جائے اور بہترین سہولیات بہم پہنچائی جائیں۔ اس مقصد کے لئے پاک بحریہ میں اوپن فورمز کا انعقاد تواتر کے ساتھ کیا جاتا ہے تاکہ سروس سے متعلق مسائل سے آگہی حاصل کی جائے اور اُن کا بہتر حل تلاش کیا جائے۔ اس ضمن میں پاک بحریہ کی فلیٹ کمانڈ کے زیر اہتمام اوپن فورم کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمانِ خصوصی کمانڈر پاکستان فلیٹ، وائس ایڈمرل اویس احمد بلگرامی تھے۔

اوپن فورم سے خطاب کے دوران کمانڈر پاکستان فلیٹ نے اوپن فورم کی افادیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے پاک بحریہ کے جنگی بحری بیڑے کو آپریشنل رکھنے اور ملکی بحری سرحدوں کے دفاع میں آفیسرز، سیلرز اور سویلینز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور جذبے کو سراہا، انہوں نے کہا فلیٹ کمانڈ اپنے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز کو ہر ممکن سہولیات کی فراہمی میں کوشاں ہے اور اس سلسلے میں مختلف منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

اوپن فورم کے سوال و جواب سیشن کے دوران سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ اس موقع پر کمانڈ کے اہم فلاحی منصوبوں پر روشنی ڈالی گئی۔

لاجسٹکس کمانڈ اوپن فورم

لاجسٹکس کمانڈ اوپن فورم کا انعقاد گزشتہ دنوں کیا گیا جس کے مہمانِ خصوصی کمانڈر لاجسٹکس، ریئر ایڈمرل حبیب الرحمان تھے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کمانڈر لاجسٹکس نے کہا کہ کملاگ کمانڈ میں سویلینز ورک فورس نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ نیول ہیڈ کوارٹرز کے ساتھ مل کر کمانڈ کے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز کی فلاح و بہبود کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور سروس سے متعلقہ اُن کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کیئے جاتے ہیں۔

اوپن فورم کے آغاز میں کمانڈر ڈپو کموڈور سید نیئر محسن نے کمانڈ میں جاری مختلف فلاحی و ترقیاتی کاموں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ اوپن فورم کے دوران گزشتہ اوپن فورم میں پیش ہونے والے نکات پر عمل درآمد کی رپورٹ پیش کی گئی۔ سوال و جواب سیشن کے دوران متعلقہ اداروں کے افسران نے سوالوں کے جوابات دیئے۔ اوپن فورم میں کمانڈ کے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز نے شرکت کی۔

کمکار کمانڈ اوپن فورم

کمکار کمانڈ کے تحت اوپن فورم کا انعقاد بحریہ آڈیٹوریم کراچی میں کیا گیا جس کے مہمانِ خصوصی کمانڈر کراچی ریئر ایڈمرل میاں ذاکر اللہ جان تھے۔

اوپن فورم کے دوران گزشتہ اوپن فورم کی سفارشات پر کیے جانے والے اقدامات سے حاضرین کو آگاہ کیا گیا۔ بعد ازاں اوپن فورم کے ایجنڈا پوائنٹس پیش کیے گئے۔ سوال و جواب سیشن کے دوران سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

اوپن فورم کے اختتام پر کمانڈر کراچی نے اپنے خطاب میں نیول ہیڈ کوارٹرز کے زیرِ قیادت تمام مسائل کے حل کی مکمل یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے شرکاء کو سوشل میڈیا کے استعمال میں انتہائی احتیاط برتنے کی تاکید کی اور نیول ہیڈ کوارٹرز اور کمکار کمانڈ کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری ہونے والی ہدایات پر سختی سے عملدرآمد پر زور دیا۔ کمانڈر کراچی نے سیکیورٹی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بچوں کی اعلیٰ تربیت کو فلاحی معاشرے کی بنیاد قرار دیا۔

فوری طبی امداد کی تربیت

بحریہ ماڈل کالج گوادر میں گورنمنٹ اسکول گوادر کی طالبات کے لیے ابتدائی طبی امداد (First Aid) اور غیر مسلح لڑائی (Unarmed Combat) ٹریننگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس تربیتی نشست میں گورنمنٹ ارگ سکول گوادر کی طالبات واساتذہ اور بحریہ ماڈل کالج گوادر کے طلباء وطالبات نے حصہ لیا۔ تربیت کے دوران دل کے دورے، مصنوعی طریقے سے منہ سے منہ لگا کر سانس دینے (Cardiopulmonary Resuscitation)، ہڈی کے ٹوٹنے، جسم کی حصے سے خون کے رسنے اور جسم کے جلنے پر طبی امداد کی فراہمی پر لیکچرز دیے گئے۔ طلباء کے لیے منعقدہ غیر مسلح لڑائی کی تربیت میں گورنمنٹ سکول گوادر اور بحریہ ماڈل کالج گوادر کے طلباء وطالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

لیڈیز گالف پٹنگ میچ

کراچی گالف کلب میں منعقد ہونے والی 26ویں چیف آف دی نیول سٹاف اوپن گالف چیمپئن شپ کے دوران لیڈیز گالف پٹنگ میچ کا انعقاد کیا گیا۔ میچ میں خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی ۔ خواتین گالفرز کی حوصلہ افزائی کے لئے بیگم چیف آف دی نیول سٹاف بیگم عامرہ امجد نے بھی اس میچ میں شرکت کی۔ میچ کے اختتام پر بیگم چیف آف دی نیول سٹاف نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی گالفرز میں انعامات تقسیم کیے۔

بیگم چیف آف دی نیول سٹاف کا دورۂ پاکستان میری ٹائم میوزیم

بیگم چیف آف دی نیول سٹاف، بیگم عامرہ امجد نے کراچی میں واقع پاکستان میری ٹائم میوزیم کا دورہ کیا۔ اس دوران سینئر آفیسرز وائیوز بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔

دورے کے دوران بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف نے پاکستان میری ٹائم میوزیم کے مختلف حصے دیکھے اور وہاں رکھی گئی یادگاری اشیاء، ماڈلز اور تحریری مواد میں گہری دلچسپی لی۔ بیگم چیف آف دی نیول سٹاف نے پاک بحریہ کی تاریخ کو بہترین انداز میں محفوظ بنانے پر میری ٹائم میوزیم انتظامیہ کی کاوشوں کو سراہا۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ پاک بحریہ کی سنہری تاریخ کو نئی نسل تک پہنچانے میں میوزیم کا انتہائی اہم کردار ہے۔ دورے کے موقع پر بیگم چیف آف دی نیول سٹاف نے یادگاری پودا بھی لگایا۔

اس موقع پر آپ کو میری ٹائم میوزیم کے مختلف حصوں کے متعلق بریفنگز دی گئیں۔

یومِ حوصلہ افزائی۔ پنوا ورکرز

پاک بحریہ اپنے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز کے ساتھ ساتھ ان کے گھرانے کی فلاح و بہبود اور بہتری کے لیے بھی کوشاں ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے پاکستان نیوی ویمن ایسوسی ایشن (پنوا) جیسے پلیٹ فارم کی بنیاد رکھی گئی۔اس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ملک بھر میں کئی تعلیمی و تربیتی ادارے قائم ہیں جہاں سینکڑوں ورکرز پنوا کے مشن کی تکمیل کے لیے شبانہ روز اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروفِ عمل ہیں۔ پنوا کے عملے کے جذبے اور فرض شناسی کو سراہنے کے لیے پنوا ورکرز یومِ حوصلہ افزائی (PNWA Workers Appreciation Day 2022) کا انعقاد کیا گیا۔تقریب کی مہمانِ خصوصی صدر پنوا، بیگم عامرہ امجد تھیں۔

صدر پنوا نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پنوا کی کامیابی میں پنوا کے عملے کا کردار نہایت ہی اہم ہے۔ پنوا کے عملے کی محنت اور لگن کی بدولت ہی پنوا کے اغراض و مقاصد کا حصول ممکن ہوتا ہے۔شرکاء کو مخاطب کرتے ہوئے صدر پنوا نے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ مستقبل میں بھی آپ لوگ اسی جوش و جذبے کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے اور پنوا کی کامیابی و کامرانی کے لیے کوشاں رہیں گے۔

تقریب کے دوران صدر پنوا نے پنوا کے عملے میں بہترین کارکردگی کی اسناد تقسیم کیں۔

سائبر سیکیورٹی سیمینار۔لاجسٹکس کمانڈ

کمانڈر لاجسٹکس کے پہلے ششماہی سائبر سیکیورٹی سیمینار 2022 کا انعقاد کراچی میں کیا گیا۔ سیمینار کے دوسرے مقالے کے مہمانِ خصوصی کمانڈر لاجسٹکس ریئر ایڈمرل حبیب الرحمٰن اور پہلے مقالے کے مہمانِ خصوصی مینجنگ ڈائریکٹر ڈاکیارڈ ریئر ایڈمرل محمد حسین سیال تھے۔

سیمینار کے پہلے مقالے میں پاکستان نیوی میں سائبر سیکیورٹی اسٹینڈرڈ کو بیان کیا گیا۔ پاکستان نیوی کا سائبر سیکیورٹی میں کردار اور اس سے متعلقہ احکامات پر عمل درآمد کرانے کے اقدامات کے حوالے سے حاظرین کو آگاہ کیا گیا اور عملی طور پر سائبر حملے سے مؤثر انداز سے محفوظ رہنے کے طریقوں پر روشنی ڈالی گئی۔

دوسرے مقالے میں مہمان مقرر کموڈور ڈاکٹر محمد ندیم قریشی نے Combating Cyber Security Using Artificial Intelligence پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے بتایا کہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس کو مینٹیننس سسٹم اور سائبر سیکیورٹی میں کیسے استعمال کر سکتے ہیں۔

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کمانڈر لاجسٹکس نے سیمینار کے دوران پیش کیے جانے والے تحقیق پر مبنی مقالہ جات کے معیار کو سراہا۔ انہوں نے سائبر خطرات سے محتاط رہنے کے ساتھ ساتھ سائبر قوانین پر سختی سے عمل کرنے پر زور دیا۔ مہمانِ خصوصی نے کہا کہ سوشل میڈیا کو بہت محتاط طریقوں سے استعمال کرنا چاہیے اور سائبر سیکیورٹی گائیڈ بک اور نیول ہیڈکوارٹرز کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کرنا چاہئے تا کہ ہم سائبر حملوں سے محفوظ رہ سکیں۔

پی این ٹگ آف وار چیمپئن شپ

پی این ٹگ آف وار چیمپئن شپ 2022 کا انعقاد کراچی میں کیا گیا۔ چیمپئن شپ میں پاک بحریہ کی تیرہ ٹیموں نے حصہ لیا۔ فائنل میچ کے مہمانِ خصوصی ریئر ایڈمرل شفاعت علی خان تھے۔ فائنل میچ میں پی این ایس کارساز کی ٹیم نے کامیابی حاصل کی۔ میچ کے اختتام پر مہمانِ خصوصی نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ٹیموں میں ٹرافیاں اور میڈلز تقسیم کیے۔

پاکستان نیوی ہسٹری اینڈ آرکائیوز سینٹر کے سالانہ میگزین کی اشاعت

پاکستان نیوی ہسٹری اینڈ آرکائیوز سینٹر کے سالانہ میگزین ’’BINOCULAR‘‘ کے پہلے شمارے کی اشاعت کا آغاز گزشتہ دنوں کیا گیا۔ اشاعت کے موقع پر ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمانِ خصوصی ڈپٹی چیف آف نیول اسٹاف (ٹریننگ اینڈ پرسنیل) وائس ایڈمرل نوید اشرف تھے۔

مہمانِ خصوصی نے میگزین کے ادارتی عملے اور پاکستان نیوی ہسٹری اینڈ آرکائیوز سنٹر کی کاوشوں کو سراہا جن کی بدولت میگزین کی اشاعت ممکن ہو سکی۔ تقریب میں پاک بحریہ کے آفیسرز کے علاوہ میگزین کے مضمون نگاروں نے بھی شرکت کی۔

پہلی کمکار سیلنگ چیمپئن شپ

پہلی کمکار سیلنگ چیمپئن شپ کا انعقاد منوڑہ کے ساحل پر کیا گیا۔ چیمپئن شپ میں پاک آرمی، پاک نیوی اور پاک فضائیہ کی ٹیموں کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ کلبز کی ٹیموں نے بھی حصہ لیا۔ چیمپئن شپ کے دوران بچوں کو بھی آپٹمسٹ کیٹیگری میں کشتی رانی کا موقع فراہم کیا گیا۔ چیمپئن شپ کے دوران لیزر سٹینڈرڈ، وائنڈ سرفنگ آر ایس: ایکس اور 470 کیٹگریز میں مقابلے منعقد ہوئے۔

چیمپئن شپ کی اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی کمانڈر کراچی ریئر ایڈمرل میاں ذاکر اللہ جان تھے۔ لیزر سٹینڈرڈ اور وائنڈ سرفنگ کیٹگریز میں پاک بحریہ کے مزمل حسین اور پاک فضائیہ کے محمد عرفان بٹ نے میڈلز حاصل کیے۔ 470 کلاس میں رمان اللہ اور خالد حسین پر مشتمل پاک بحریہ کی ٹیم نے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کمانڈر کراچی نے چیمپئن شپ میں حصہ لینے والے کشتی رانوں کی محنت اور جذبے کی تعریف کی۔ انہوں نے سیلنگ کے کھیل کے فروغ پر زور دیا اور کہا کہ اس ضمن میں پاک بحریہ مارچ 2023 میں پہلی چیف آف دی نیول اسٹاف انٹرنیشنل سیلنگ ریگاٹا منعقد کر رہی ہے جس میں مقامی کھلاڑیوں کے ساتھ ساتھ عالمی کھلاڑی بھی شریک ہوں گے۔

سپورٹس گالا
بحریہ کالج این او آر ای -I

بحریہ کالج این او آر ای -I کے مونٹیسوری سیکشن اور بحریہ کالج این او آر ای -I کے نیوی ہائٹس کیمپس میں سپورٹس گالا 2023 کا انعقاد کیا گیا۔ سپورٹس گالا کے دوران طلباء و طالبات نے مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ اس موقع پر کٹ پتلی تماشا، جادوئی کرتب، کشتی رانی، فیس پینٹنگ، آرٹ اور کھیلوں کی سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔ فن گالا کی مہمانِ خصوصی بیگم کمانڈر ٹریننگ ایشور، بیگم مہہ نگار شہاب تھیں۔

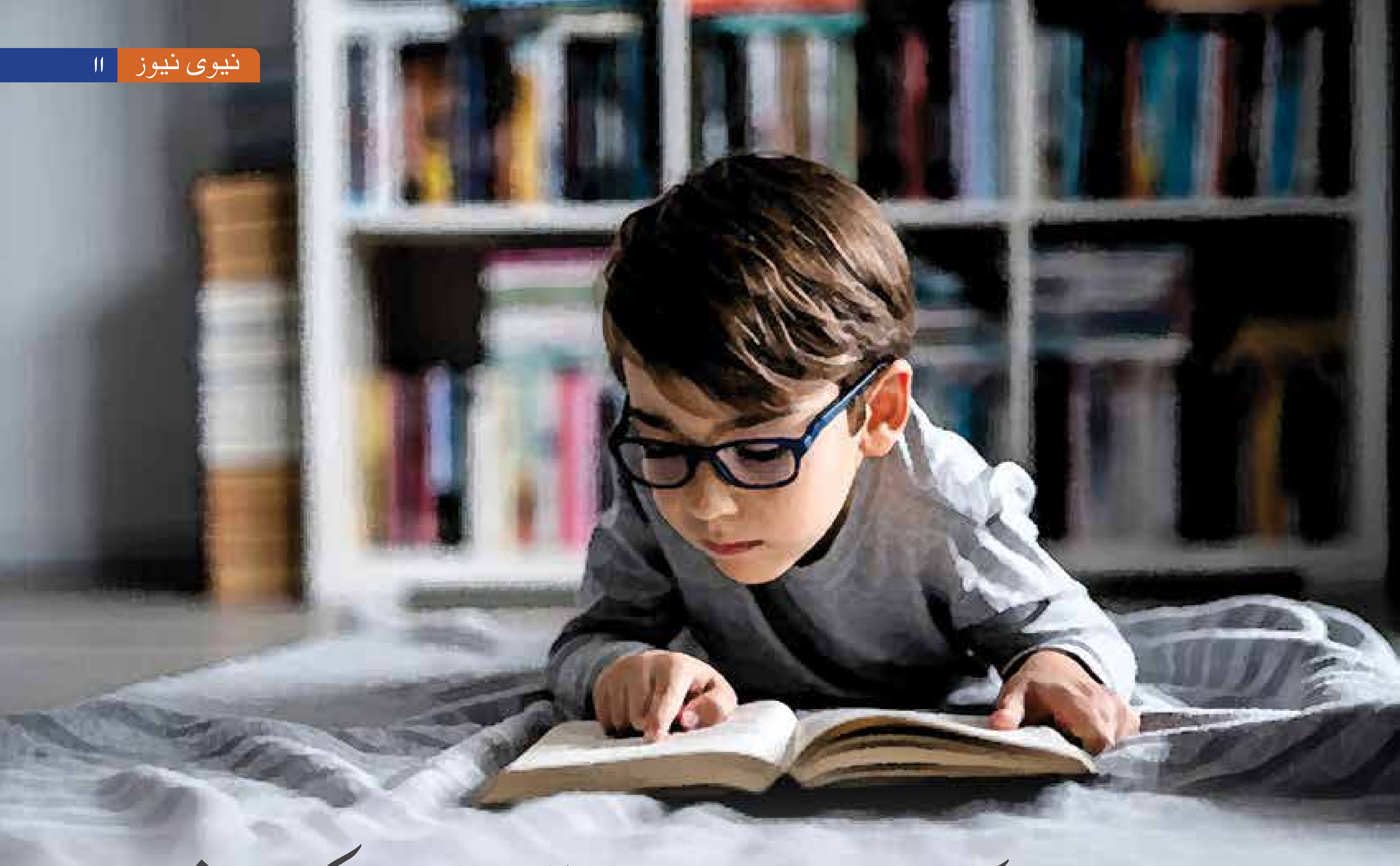

عصرِ حاضر کے بچوں میں ذوقِ مطالعہ کی ترغیب

لیفٹیننٹ کمانڈر رخسانہ جبین

کتاب کی افادیت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔آج جو علم وفن میں ترقی اور عروج نظر آتا ہے یہ ان لوگوں کی ہی بدولت ہے جنہوں نے ذوق وشوق سے کتاب بینی کی اور اسی سے انسانی نفسیات وجذبات کو سمجھنے سے لے کر سائنسی اور فنی ترقی کے راستے پائے۔ بلاشبہ کتاب کسی بھی قوم کے مزاج، تہذیب وثقافت اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کی آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ انسان کی بہترین دوست اور تنہائی کی ساتھی بھی ہے۔ یہ کتاب ہی ہے جو ہمیں زمان ومکان کی حدود وقیود سے آزاد کر کے کسی نئے جہان کی سیر پر لے جاتی ہے اور تخیل کی پرواز کے ذریعے نئی دنیا سے روشناس کرواتی ہے۔ کتاب علم وعرفان کے علاوہ بصیرتِ قلب بھی عطا کرتی ہے۔

ہمارے نظام تعلیم میں نصابی کتب اور ان کے ذریعے امتحانات میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجات حاصل کرنے پر تو پوری توجہ دی جارہی ہے مگر بچوں کو ابتداء سے ہی کتب بینی کی ترغیب دینے کا فقدان ہے۔ ایک وقت تھا کہ جب اخباروں سے شروع ہو کر بک سٹالز تک بچوں کے صفحات اور بچوں کی کہانیوں کی کتب کے ڈھیر لگے ہوتے تھے ۔بچوں میں سکولوں میں وہ ذوق پیدا کر دیا جاتا تھا کہ وہ بک شاپ اور لائبریری جانے کے لئے اپنے والدین سے ضد کرتے تھے۔ یہ ذوق وشوق لائبریریوں اور بک شاپس کی رونق بڑھانے کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کے ذریعے سے فرد کو بحیثیت مسلمان بھی ہم اس امر سے اچھی طرح سے واقف ہیں کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وزَن پر فرض کیا گیا ہے اور اللہ رب العزت کی طرف سے سب سے پہلا پیغام جو جبرائیل امین حضرت محمدؐ کے پاس لے کر آئے وہ بھی یہی تھا۔ اقراء یعنی کہ پڑھ۔ اور ظاہر ہے کہ علم حاصل کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ کتاب ہے۔

آج کے دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی نئی نسل میں کتابوں کی اہمیت کو اُجاگر کریں اور گھر سے لیکر تعلیمی درسگاہ تک ہر جگہ بچوں کو یہ بات باور کرائی جائے کہ کتاب بینی ایک صلاحیت ہے جس سے نہ صرف دماغی سوچ وسیع ہوتی ہے بلکہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت بھی بڑھتی ہے۔ المختصر یہ کہ ہم عصر حاضر کے بچوں کو کتب بینی کی طرف راغب کرنے کے لئے لائبریریز کے زیادہ سے زیادہ اور موثر استعمال کو یقینی بنائیں جو کہ کتابوں کی فراہمی کا سستا اور آسان ذریعہ ہے۔ وہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم والدین بھی اپنا کچھ وقت کتابوں کے لئے نکالیں ۔ بچوں کو ان کی کامیابیوں یا ان کی دلچسپی کے مطابق کتابیں تحفہ کے طور پر دیں۔ سفر کے دوران اچھی کتابیں ہمراہ رکھیں تا کہ جب آپ اپنا سفر مکمل کریں تو آپ کو خوشی ہو کہ آپ کے علم میں پہلے کی نسبت اضافہ ہوا ہے۔

بچوں کی تربیت ان کتابوں میں موجود اخلاقی کہانیوں، تاریخی حقائق اور آباؤ اجداد کے کارناموں کو قصوں کی صورت میں بیان کریں۔

تعلیمی ادارے باقاعدہ طور پر ''یوم کتاب'' منائیں۔ اسی دن زیادہ سے زیادہ کتابیں پڑھنے والے بچوں میں بہترین قاری منتخب کر کے انعامات تقسیم کیے جائیں۔ تعلیمی اداروں کے سربراہان بھی طلبہ و اساتذہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

صحت

آرتھرائٹس

جوڑوں کا درد

ڈاکٹر سیدہ صدف اکبر

جوڑوں کا درد یا آرتھرائٹس جو ایک Autoimmune بیماری ہے جس میں جسم کا دفاعی نظام اپنی ہی صحت مند بافتوں پر حملہ کرتا ہے اور پھر انہیں نقصان پہنچاتے ہوئے انہیں ختم کر دیتا ہے ۔ اس میں بیماری اس صورت میں ہوتی ہے جب جسم سے یورک ایسڈ (Uric Acid) ٹھیک طریقے سے خارج نہیں ہوتا ہے۔

اس مرض کے نتیجے میں جوڑوں میں سوجن آجاتی ہے اور چھونے پر گرم محسوس ہونے کے ساتھ بہت زیادہ درد بھی ہوتا ہے۔ کچھ مریضوں میں تھکاوٹ ، جسمانی کمزوری بھی شروع ہو جاتی ہے ۔ ایک تحقیق کے مطابق اس بیماری سے جسم کے مختلف نظام مثلاً نظام ہاضمہ، نظامِ اعصاب، نظامِ اخراج وغیرہ بھی متاثر ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ اس کی وجہ سے آنکھوں اور منہ کے گلینڈز کی سوزش سے آنکھیں اور منہ خشک رہنے لگتے ہیں اور اس حالت کو Sjogren's Syndrome کہا جاتا ہے۔

جوڑوں کا درد ایک دائمی بیماری ہے جو لمبے عرصے یا کئی سالوں تک رہتی ہے۔آسٹریلیا کی آرتھرائٹس کی ایک تنظیم کے مطابق اس کا اگر علاج نہ کروایا جائے تو درد کی کیفیت عموماً ایک ہفتے تک رہتی ہے۔ اس بیماری کی علامات ظاہر ہونے کے بعد غائب ہو جاتی ہیں۔جب بافتوں یا ٹشوز میں سوزش موجود ہوتی ہے تو یہ فعال حالت کہلاتی ہے جبکہ سوزش ختم ہونے کے بعد کی حالت کو غیر فعال• یا Remission حالت کہا جاتا ہے جو بعض اوقات بغیر علاج کے اچانک آجاتی ہے اور بعض اوقات علاج کے ساتھ آہستہ آہستہ ظاہر ہوتی ہے ۔ یہ حالت کئی عرصے تک جاری رہ سکتی ہے اور بیماری کی علامات مکمل طور پر غائب ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے مریض خود کو تندرست محسوس کرنے لگتا ہے اور پھر جب علامات ظاہر ہوتی ہیں تو اس حالت کو Relapse کہتے ہیں ۔جس میں مریض تھکاوٹ محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ جسمانی قوت بھی کھو دیتا ہے۔ بھوک ختم ہو جاتی ہے اور پٹھوں اور جوڑوں میں درد محسوس ہوتا ہے۔خاص کر صبح اُٹھنے کے بعد جسم کے جوڑوں اور پٹھوں میں سختی کا احساس بہت گہرا ہو جاتا ہے اور ان سب کی وجہ جوڑ کے اندر پائے جانے والی بافتوں کی سوجن ہوتی ہے جو جوڑوں میں موجود مادے Synovial Fluid پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

ابتداء میں جوڑوں کے درد کے مرض میں زیادہ عرصہ کا وقفہ ہو سکتا ہے لیکن اگر احتیاطی تدابیر اختیار نہ کی جائیں تو اس مرض کے دوروں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ درد زیادہ جلدی اور زیادہ شدت سے ہوتے ہیں اور پھر یہ جوڑوں کو ہمیشہ کے لئے نقصان پہنچا سکتے ہیں اور پھر آگے بڑھ کر یہ ایک مستقل مرض کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

ماہرین کے مطابق پچاس فیصد سے زیادہ مریض ایسے ہوتے ہیں جن کے خاندان میں اس بیماری کی ہسٹری موجود ہوتی ہے۔ جبکہ یہ بیماری چالیس سے پچاس سال کی عمروں کے مردوں میں زیادہ عام ہے اس کے علاوہ خواتین میں یہ بیماری چالیس سال کی عمر ہونے کے بعد شروع ہوتی ہے۔

اچانک کسی بیماری یا کوئی چوٹ لگ جانے کے بعد بھی جوڑوں کے درد کا مرض لاحق ہو سکتا ہے۔اس کے علاوہ کچھ ادویات بھی جوڑوں کے درد کے مرض کے خطرے کے امکانات کو بڑھا دیتی ہیں جن میں اسپرین ، جسم سے پانی خارج کرنے والی ادویات ، اعضاء کی پیوندکاری اور کیموتھراپی کے دوران استعمال کی جانے والی ادویات وغیرہ شامل ہیں۔

آرتھرائٹس کے درد کی حالت میں مریض کو عموماً درد کش اور سوجن کم کرنے والی ادویات دی جاتی ہیں مگر درد کی شدت کی زیادتی یا بار بار درد کی صورت میں یورک ایسڈ کو جسم میں پیدا ہونے سے روکنے کیلئے ادویات دی جاتی ہیں۔ادویات ہمیشہ اپنے ڈاکٹر کی تجویز کردہ ہی استعمال کرنی چاہیئے۔

آرتھرائٹس کے مرض کی روک تھام کے لئے اپنے وزن کو کنٹرول میں رکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ وزن کی زیادتی کی صورت میں جوڑوں پر دباؤ زیادہ پڑتا ہے مگر وزن کو کنٹرول ڈائیٹنگ یا فاقہ کشی سے گریز کرتے ہوئے متوازن خوراک اور طرز زندگی کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ اپنی خوراک میں گوشت کی مقدار کو کم رکھنا چاہیئے ۔ ماہرین کے مطابق کم چربی والا گوشت بہترین ہوتا ہے۔الکوحل کا استعمال ترک کرکے پانی اور فریش مشروبات کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیئے ۔ اس سے جسم میں موجود اضافی یورک ایسڈ اور زہریلے مادے جسم سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔

یونیورسٹی آف میری لینڈ میڈیکل سینٹر کی ایک تحقیق کے مطابق ایسی غذائیں جن میں فائبر یا ریشوں کی بھاری مقدار موجود ہوتی ہے۔ جیسے اسپغول ، دلیہ ، جو، باجرہ، بروکلی ، سیب ، کینو، ناشپاتی ، اسٹرابیریز، بلیو بیریز، کھیرا، گاجر وغیرہ کیونکہ یہ جسم میں یورک ایسڈ کی بلندترین سطح کو کم کرنے میں بے حد معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیلشیم اور اینٹی آکسیڈنٹ والی غذائیں زیادہ سے زیادہ استعمال کرنی چاہیئے ۔کیلوں کا استعمال جسم میں یورک ایسڈ کی سطح کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ گھنٹیا کے مرض ہونے کے عمل کو روکنے اور جوڑوں کے دیگر امراض کے لئے بھی ایک فائدہ مند پھل ہے۔اس کے علاوہ سیب میں Malic ایسڈ کی وافر مقدار کی وجہ سے یورک ایسڈ کے اثرات بے اثر ہو جاتے ہیں اور اس سے پیدا ہونے والے امراض میں بھی آرام حاصل ہوتا ہے۔

چیری میں Anthocyanin نامی مادہ موجود ہوتا ہے جو سوزش کے خلاف مزاحمت کے ساتھ جسم میں یورک ایسڈ کی سطح کو بڑھنے سے روکتی ہے بلکہ جسم میں موجود مختلف کیمیکل کے مرکب کے نقصانات سے بھی محفوظ رکھتی ہے۔ جبکہ بیریز اور بلیو بیریز یورک ایسڈ کو کرسٹلز بننے سے بھی روکتی ہیں کیونکہ یہی کرسٹلز جوڑوں میں جمع ہو کر گھنٹیا کا درد پیدا کرتے ہیں۔

آرتھرائٹس کے علاج کے لئے کچھ خاص قسم کی جسمانی ورزشیں بھی جوڑوں کے درد میں کمی کے لئے کی جاتی ہیں مگر اس کے کرنے سے پہلے اپنے ڈاکٹر سے مشورہ لازم ہے۔

یومِ یکجہتیِ کشمیر

جدوجہدِ آزادی

۔۔۔نہ رُکی ہے نہ رُکے گی

فیاض احمد عباسی

۷۰سالہ رشیدہ بی بی اپنے گھر کی دیواروں میں پیوست ہونے والی گولیوں کے نشانوں کو مسلسل دیکھے جا رہی تھی۔اس کی آنکھوں کے سامنے ۶۰ سال کے دوران ہونے والی بھارتی فوج کی درندگی کی کہانی قسط وار چلنے لگی۔ اسے صاف نظر آنے لگا کہ ابا اور اماں کے لفظ توتلی زبان میں بولنے والی رشیدہ کے سامنے اس کے ماں باپ کو بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا اور وہ صرف سہم جانے کے سوا کچھ نہ کر سکی۔خوف اور الم کے سائے میں زندگی کا سفر طے کرنے والی یہ لڑکی جب جوانی کی حدود کو پہنچی تو حوس بھری نظروں نے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ وردی میں ملبوس ملعون ہندوؤں نے عصمت دری کی

اپنی سی تمام کوششیں کیں اور کوئی موقع بغیر وار کے جانے نہ دیا مگر مشیت ایزدی تھی کی رشیدہ کے دامن کو پاک رہنا تھا۔نھیال والے کب تک جوان رشیدہ کی رکھوالی کرتے ، بھلا سالڑکا دیکھ کراس کو پیا گھر سدھار دیا۔زندگی اک نئ ڈگر پر چلنا شروع ہوگئی۔ چند سالوں میں رشیدہ کے آنگن میں بچوں نے کھیلنا شروع کر دیا۔اس کی زندگی کا محور ومرکز اس کے بچے اصغر اور رابعہ تھے۔ بچے آہستہ آہستہ بڑے ہونے لگے۔تھوڑی تھوڑی سمجھ بوجھ آنے لگی اور سکول سے آنے کے بعد امی اور ابو کا ہاتھ بٹانے لگے۔خوف اور ڈر کے سائے میں زندگی کی روش اور ترجیحات بدل رہی تھیں۔ بچپن،لڑکپن کے دوران جھیلی گئی صعوبتوں اور خوف کے سائے میں گزرے دن ورات کی تلخ یادوں کو لئے بچوں کے ساتھ ہنسنا کھیلنا اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا رشیدہ کا معمول بن چکا تھا۔

ماں کی ممتا کی پیاس بجھ رہی تھی کہ اچانک ایک دن بھارتی فوجیوں کا قافلہ آیا اور سب کچھ لُوٹ کر لے گیا۔اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی اولاد کو خون سے رنگ دیا گیا اور اس کے گھر کو جلا دیا گیا۔ بچوں کو بچاتے بچاتے اس کے سر پر چوٹ لگی اور جب ہوش آیا تو اس کی زندگی ایک مرتبہ پھر ویران ہو چکی تھی۔اس کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا اور وہ صرف اصغر اصغر اور رابعہ رابعہ پکار رہی تھی۔

رشیدہ نے کبھی بھارتی سپاہیوں پر حملہ نہیں کیا تھا بلکہ اس نے کبھی ایسا سوچا بھی نہ تھا۔اسے معلوم ہی نہ تھا کہ بھارتی سرکار کون ہے تو پھر بھلا وہ انہیں کیسے برا بھلا کہتی۔اسے کس گناہ کی سزا دی گئی۔اس کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ مسلمان تھی اور وادئ کشمیر میں پیدا ہوئی تھی۔اس کے والدین کشمیر کو پاکستان کا حصہ دیکھنا چاہتے تھے مگر مکار اور عیار ہندوؤں نے اپنے آقا انگریزوں کے ساتھ مل کر ایسی سازش رچائی کہ کشمیر کے مسلمان چاہتے ہوئے بھی کشمیر کو پاکستان کا حصہ نہ بنا سکے۔

رشیدہ اپنے گھر کی دیواروں کو بھارتی غاصب فوجیوں کی گولیوں سے چھلنی دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں پلک جھپکنے کی سکت سے عاری ہو چکیں تھیں،مگر آنسوؤں کی لڑی اس کے چہرے پر پروئے جارہی تھی اور اس کا دل ودماغ کہہ رہا تھا کاش کشمیر پاکستان کا حصہ بن جائے اور ظلم وبربریت کی یہ کہانی اپنے انجام کو پہنچے۔

رشیدہ جیسی کئی بیٹیاں ،بہنیں اور مائیں ظلم کی ایسی ہی داستانوں کو دلوں میں سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔اس امانت کی رکھوالی کرنے والی ماؤں کی ممتا کے سائے میں آزادی کے متوالوں کی نسلیں پروان چڑھ رہی ہیں جو ظلم و بربریت کے خلاف سالوں سے صف آراء ہیں۔ بھارتی فوجیوں اور پولیس کا ظلم جوں جوں بڑھتا جاتا ہے کشمیریوں کا حوصلہ اسی قدر بلند ہوتا جاتا ہے،آزادی کی جنگ روز افزوں زور پکڑتی جارہی ہے۔شہداء کی صفوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ مائیں فخر سے بیٹوں کو ظلم کے خلاف ڈھال بنا رہی ہیں۔ جان ومال ،عزت وقار، گھربار اور ان سب کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی۔ ایک دن کشمیر پاکستان بن کے رہے گا ۔ راحت ،خوشیاں،عزت، وقار، امن وسکون اور مذہبی آزادی کشمیری بہن بھائیوں کو بلا آخر یقیناً حاصل ہو کر رہے گی۔

کشمیر کا خطہ جنت نظیر ہے،جس پر برسوں تک انگریزوں،سکھوں اور مغلیہ خاندان نے حکمرانی کی۔تاریخی اعتبار سے یہ خطہ آزاد ہی رہا سوائے ۱۸ ویں صدی کے آخری عشروں اور انیسویں صدی کے ابتدائی عشروں کی انارکی کے یا پھر قبل از مسیح کی تیسری صدی کے۔ ۱۸۴۶ تک کشمیر سکھ سلطنت کا حصہ رہا۔ انگریزوں نے سکھوں کو شکست دے کر کشمیر کو جموں کے گلاب سنگھ کے ہاتھوں 7.5 ملین روپے میں بیچ دیا۔ 1857 میں گلاب سنگھ کی وفات کے بعد 1885 تک رام بیر سنگھ نے کشمیر پر حکمرانی کی۔ 1885 سے 1925 تک پرتاب سنگھ اور 1925 سے 1949 تک ہری سنگ کشمیر کے حکمران رہے۔ کشمیر کو انگریزوں نے شاہی سلطنت قرار دیا تھا۔

ہند کی تقسیم کی سرکاری دستاویزات کے مطابق شاہی سلطنت کے حکمرانوں کو یہ چوائس دی گئی تھی کی وہ پاکستان یا بھارت میں سے کسی بھی ملک کا حصہ بن جائیں یا پھر سلطنت کو بحیثیت آزاد ریاست برقرار رکھیں تاہم ان کو ہدایت تھی کہ جغرافیائی اور نسلی مسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے الحاق کا فیصلہ کریں۔ کشمیر کے مہاراجہ نے لیت ولعل سے کام لیا۔ مسلم آبادی کے اکثریت والے اس خطے میں بھارتی فوج کی خفیہ آمد ہوئی اور حالات مہاراجہ کے کنٹرول سے باہر ہوگئے۔ کشمیر کے باسی پاکستان میں شامل ہونے کا تقاضا کرتے رہے۔ مہاراجہ کو خانہ جنگی کا انجان خطرہ محسوس ہونے لگا۔ مہاراجہ بھارت کے دباؤ کے سامنے جھک گیا اور بھارت سے الحاق پر رضامند ہو گیا اور بھارت کے دعوے کے مطابق مہاراجہ نے 26 اکتوبر 1947 کو انڈیا سے الحاق کا معاہدہ کیا۔ یہ معاہدہ انتہائی متنازعہ اور غیر شفاف ہے۔ 27 اکتوبر 1947 کو گورنر جنرل آف انڈیا لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مہاراجہ کو ایک خط تحریر کیا جس میں کشمیر کو انڈین یونین میں زیر التوا رکھنے اور اس کا فیصلہ غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے ہونے کا کہا۔ آج تک نہ تو رائے شماری ہو سکی اور نہ ہی کشمیریوں کی زندگیوں سے بھارتی مظالم کے خوفناک سائے کے بادل چھٹ سکے۔ اُصولی رضامندی کے باوجود بھارت 1947 سے لے کر اب تک غیر جانبدارانہ رائے شماری کے انعقاد میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کر رہا ہے۔

اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی 21 اپریل 1948 کی قرارداد کے مطابق (جو کہ کشمیر پر منظور ہونے والی تمام قراردادوں میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے) کشمیر کا پاکستان یا بھارت میں الحاق صرف اور صرف غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے ہی ہوگا۔ کشمیر کے لوگ جس ملک کے ساتھ الحاق کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ کشمیری بھائیوں کی جدوجہد آزادی کی اخلاقی ،سیاسی اور سماجی حمایت کی ہے۔ دنیا کے ہر فورم پر پاکستان نے مسئلہ کشمیر کو موثر انداز سے اٹھایا ہے اور اپنے بھائیوں اور اُن کے اہل خانہ کے ساتھ ہونے والے بھارتی مظالم کو دنیا کے سامنے آشکارا کیا ہے۔ پاکستانی کشمیری مظلوم بھائیوں سے دو جان یک قالب کے رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔ کشمیریوں کے حق میں نہ صرف پاکستان میں بلکہ عالمی سطح پر اپنے نیک جذبات کا اظہار کرتے ہیں اور خصوصاً ہر سال 5 فروری کو ’’یوم کشمیر‘‘ کے موقع پر پاکستان اور دنیا بھر میں بسنے والے پاکستانی اپنے کشمیری بھائیوں سے یک جہتی اور دلی جذبات کا اظہار بھرپور طریقے سے کرتے ہیں اور جلسے جلوسوں، ریلیوں، احتجاجی مظاہروں کے ذریعے اقوام عالم کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ کشمیریوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کو روکیں اور ان کو آزادی کا بنیادی حق دلوانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

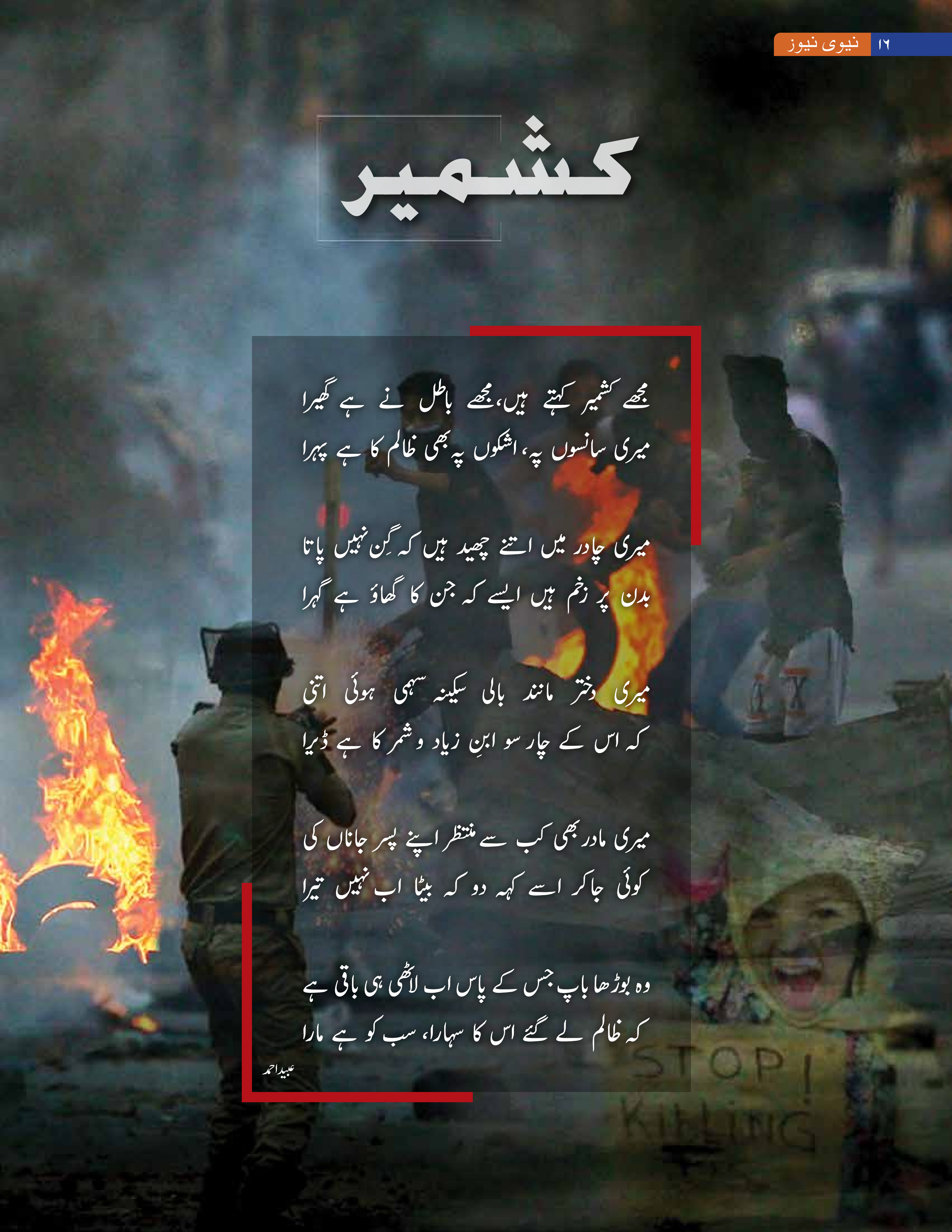

کشمیر

مجھے کشمیر کہتے ہیں، مجھے باطل نے ہے گھیرا
میری سانسوں پہ، اشکوں پہ بھی ظالم کا ہے پہرا

میری چادر میں اتنے چھید ہیں کہ گِن نہیں پاتا
بدن پر زخم ہیں ایسے کہ جن کا گھاؤ ہے گہرا

میری دختر مانند بالی سکینہ سہمی ہوئی اتنی
کہ اس کے چار سو ابنِ زیاد و شمر کا ہے ڈیرا

میری مادر بھی کب سے منتظر اپنے پسر جاناں کی
کوئی جاکر اسے کہہ دو کہ بیٹا اب نہیں تیرا

وہ بوڑھا باپ جس کے پاس اب لاٹھی ہی باقی ہے
کہ ظالم لے گئے اس کا سہارا، سب کو ہے مارا

عبید احمد

KARACHI SHIPYARD & ENGINEERING WORKS LTD

Serving the Nation Since 1956

A Symbol of Excellence in Shipbuilding!

TOGETHER FOR PEACE
EXERCISE AMAN 2023
KARACHI, PAKISTAN

75
عزم عالی شان شاد رہے پاکستان

Sea the Future
PIMEC 2023
10TH - 12TH FEBRUARY KARACHI EXPO CENTRE

Looking forward to welcome you at KS&EW Stall No. B-10, Hall No. 2 during PIMEC 2023.

Ship Building

Ship Repair

Submarine Construction

General Engineering

Laboratory

Shipyard Training School

KARACHI SHIPYARD & ENGINEERING WORKS LIMITED
West Wharf, PN Dockyard Road, Karachi
Tel: 99214045-64(20Lines)
Fax: (92-21) 99214020, 99214030
twitter.com/dgmksew
youtube.com/Karachi Shipyard Official

MINISTRY OF DEFENCE PRODUCTION
GOVERNMENT OF PAKISTAN

عالمی بحری مشق

امن-2023

افتخار احمد خانزادہ

پاکستان کا وجود ایسے حالات میں اُبھر کر دنیا کے نقشے پر آیا جب پوری دنیا دوسری جنگِ عظیم کی ہولناکیوں اور اس کے نتیجے میں برپا ہونے والے اثرات کے زیرِ اثر تھی۔ دنیا کی تاریخ قیامتِ صغریٰ کے لہو رنگ فسانوں سے تحریر کی جا رہی تھی۔ ایسے حالات میں انگریز اور ہندو کی دوہری غلامی کے چنگل سے آزاد ہو کر مملکتِ خداداد پاکستان کا وجود روئے زمین پر تشکیل پایا۔ نوزائیدہ مملکت کو بہت سی ریاستوں اور اثاثوں کی تقسیم کے سلسلے میں مسائل کا سامنا درپیش تھا لیکن پاکستان کا مطلب لَا اِلٰہَ اِلّا اللہ کا نعرہ لگانے والوں نے محدود وسائل اور تربیت یافتہ افرادی قوت کی کمی کے باوجود دنیا کو پہلی اسلامی ایٹمی ریاست کے طور پر اپنے وجود کا احساس دلایا اور اس کے دفاع کو ناقابلِ تسخیر بنا دیا۔ اس طرح پاکستان دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کے باوجود دنیا کی طاقتور ترین عسکری قوتوں کی صف میں کھڑا ہو گیا۔ ہر شعبہ ہائے زندگی میں پاکستان کے مثبت کردار اور متحرک جدوجہد کو واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں پاک بحریہ نے بھی تقسیم کے بعد انتہائی محدود اثاثوں اور قلیل افرادی

قوت کے بل بوتے پر فعال کردار ادا کرتے ہوئے ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور پاکستان کا نام روشن کیا۔ سر کریک سے لے کر ایران کے ساحلوں تک اپنے پانیوں کی حفاظت، خطے میں محفوظ جہاز رانی اور انسدادِ دہشت گردی و بحری قذاقی کے سلسلے میں پاک بحریہ نے ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے۔

دہشت گردی و بحری قذاقی سے نمٹنے کیلئے پاک بحریہ ہمیشہ سے پُرعزم رہی ہے۔ پاک بحریہ نے بحری تحفظ اور خطے کے پانیوں میں امن کے فروغ کیلئے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ ریجنل میری ٹائم سیکورٹی پٹرول کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کا مقصد بحری سرگرمیوں کیلئے سمندری حدود کو محفوظ بنانا اور ہر طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں پر نظر رکھنا ہے۔ اس کے علاوہ اہم بحری مقامات اور راہداریوں پر میری ٹائم سیکیورٹی اور قومی جہاز رانی کے تحفظ کے حوالے سے بین الاقوامی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے تجارتی سرگرمیوں کو فعال اور یقینی بنانا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے۔

اکیسویں صدی کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ پاک بحریہ آج اس مقام پر کھڑی ہے جہاں اسے بارہا عالمی بحری قوتوں کی قیادت کرنے کے مواقع میسر آئے ہیں۔ ان میں سے ایک پلیٹ فارم عالمی بحری مشق امن بھی ہے جس کا انعقاد پاک بحریہ 2007 سے ہر دو سال بعد کرتی آ رہی ہے جو کہ عالمی امن اور باہمی تعاون کی طرف اٹھایا گیا پاک بحریہ کا اہم قدم ہے۔ جس کے ذریعے پاکستان کے سبز ہلالی پرچم تلے پوری دنیا کو امن کی دعوت دی جا رہی ہے۔ پاکستان اور اسلام کے خلاف لگائے جانے والے بنیاد پرستی اور دہشت گردی جیسے بے بنیاد الزامات کے تاثر کو زائل کرنے میں بھی امن مشقوں کے ذریعے پاک بحریہ متحرک کردار ادا کر رہی ہے۔

آٹھویں عالمی بحری مشق امن 23 بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کا انعقاد فروری 2023 میں کیا جا رہا ہے۔ اس بار مشق میں پچاس سے زائد ممالک کی شرکت متوقع ہے۔ یہ مشق اس لحاظ سے بھی منفرد اہمیت کی حامل ہے کہ اس بار حسبِ سابق روایتی انداز میں مشترکہ بحری مشقوں کے مظاہروں کے ساتھ 10 سے 12 فروری 2023 تک پاکستان انٹرنیشنل میری ٹائم ایگزیبیشن اینڈ کانفرنس (PIMEC) کا اہتمام بھی وزارتِ بحری امور کی سرپرستی میں کیا جا رہا ہے۔ یہ پاکستان میں اپنی طرز کی پہلی بحری نمائش ہوگی جس میں بحری صنعت سے وابستہ ساز و سامان کی نمائش کے ذریعے عالمی سطح پر اس پیشے سے وابستہ اداروں اور صنعتی افراد کو متوجہ کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جائے گا جس کے ذریعے میری ٹائم انڈسٹری کو ایک فورم پر مصنوعات کی نمائش، بین الاقوامی میری ٹائم انڈسٹری کے ساتھ براہ راست گفت وشنید اور کاروبار کے مواقع میسر آئیں گے جس کے توسط سے پاکستان کے صنعتی شعبے کو تحریک دینے کے لیے مشترکہ منصوبوں، ٹیکنالوجی اور تحقیق کی منتقلی کے لیے عالمی بحری اور دفاعی صنعت کاروں کی دلچسپی کے لیے مواقع بھی پیدا کیے جاسکیں گے۔

بحری مشق امن 23 کے دوران نیشنل انسٹیٹیوٹ آف میری ٹائم افیئرز (NIMA) کے زیر اہتمام ایک خصوصی بین الاقوامی میری ٹائم کانفرنس بھی منعقد کی جائے گی جس کے ذریعے اس صنعت سے وابستہ اداروں اور پالیسی سازوں پر بلیوا کانومی کے وسیع امکانات کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں مدد ملے گی۔ اس شعبے سے وابستہ نامور مقررین بحری صنعت کو درپیش مسائل سے متعلق تازہ ترین رجحانات اور سائنسی نقطہ نظر پر تبادلہ خیال کریں گے۔ ترقی یافتہ ممالک بلیوا کانومی کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں اور اس صنعت سے بھرپور استفادہ کرر ہے ہیں۔ بلیوا کانومی کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے پاکستان میں بھی اس کانفرنس کے ذریعے بحری امور کے ماہرین اپنی تحقیق اور علمی قابلیت کی بنیاد پر بلیوا کانومی اور بحری وسائل کی دریافت اور استعمال سے متعلق آگاہی مہم کا آغاز کریں گے۔ میری ٹائم کانفرنس کا انعقاد اس صنعت کی ترقی وخوشحالی میں دور رس نتائج کا حامل ہوگا۔ عالمی بحری نمائش اور کانفرنس کے انعقاد سے بندرگاہوں کے امور، میری ٹائم لاجسٹکس، سمندری نقل و حمل، جہاز سازی و مرمت، شپ بریکنگ اور ماہی گیری کے شعبوں میں اہداف سے متعلق رہنمائی فراہم کی جاسکے گی جس کے ذریعے ساحلی سیاحت، سمندری وسائل کی دریافت وتشہیر، بحری امور سے متعلق تعلیم وتربیت، توانائی اور ماحولیاتی تحفظ کے شعبوں میں سرمایہ کاری اور تعاون پر توجہ مرکوز ہوگی۔ کانفرنس اور نمائش کے ذریعے نہ صرف نئی منڈیوں کی تلاش اور معاشی مفادات کا حصول ممکن ہو سکے گا بلکہ میری ٹائم ڈپلومیسی کے دائرے میں پاکستان کی کاوشوں کو بھی مزید تحریک ملے گی۔

میری ٹائم سیکٹر میں صنعت وتجارت سے وابستہ مقامی و بین الاقوامی شرکا کی ایک بڑی تعداد کو اس تقریب میں شرکت کے لیے مدعو کیا جا رہا ہے جس کے ذریعے صارفین اور میری ٹائم انڈسٹری کے نمائندوں کے درمیان بات چیت کے مثالی مواقع میسر آنے کی نوید ہے۔ بین الاقوامی سطح کی اس تقریب کے مقاصد کے بھرپور حصول کے لیے منصوبہ بندی اور عملدرآمد کے مراحل کے دوران متعلقہ وزارتوں، اداروں اور کاروباری برادری کا انتہائی تعاون اور توجہ درکار ہے تاکہ قومی سطح کے اس ایونٹ کے بڑے اور مفید نتائج حاصل کیے جاسکیں۔

بین الاقوامی سیاسی، معاشی اور عسکری صورتِ حال عجیب موڑ لے چکی ہے انڈو پیسیفک پانیوں پر اجارہ داری قائم کرنے کے لیے نئے اتحاد وجود میں آ رہے ہیں۔ یوکرائین سمیت بہت سے عالمی معاملات پر ایٹمی قوتیں مختلف محاذوں پر ایک دوسرے کے سامنے سینہ تانے کھڑی ہیں۔ خاموش سمندروں کی تہہ میں تیسری عالمی جنگ کے ناسور پنپ رہے ہیں، ایسے ماحول میں ایسی سرگرمیوں کی اشد ضرورت ہے جو ریاستوں کے مابین ہم آہنگی، اعتماد اور خوشحالی کو فروغ دیتے ہوئے نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر پائیدار امن کی حوصلہ افزائی کرسکیں۔ پاک بحریہ کی جانب سے بحری مشق امن 23 کا اہتمام اسی سلسلے کا تسلسل ہے۔ اس کے نتیجے میں باہمی تعاون سے ملنے والی سکیورٹی عالمی امن کے سلسلے میں مددگار ثابت ہو گی۔ اس مشق میں حصہ لینے والی بحری قوتیں انسدادِ دہشتگردی و بحری قذاقی کی مشقوں، سمندری بارودی سرنگوں کی صفائی، خفیہ معلومات کے تبادلے اور دیگر متعلقہ روایتی اور غیر روایتی سمندری خطرات کا جواب دینے جیسی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں گی جس سے بحرِ ہند میں سیکورٹی، سلامتی، امن، باہمی تعاون اور پُر امن سمندری ماحول کو فروغ دینے میں مدد ملے گی۔ پاکستان کی امن کی خواہش کے اس مستحسن عمل کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جو خطے میں اعتماد سازی کی فضا قائم کرنے کے لیے ایک موثر قدم ہے جس کے ذریعے ریاستوں کو ایک نقطہ نظر پر متفق کر کے باہمی تعاون اور عالمی امن جیسے مشترکہ مفادات کا حصول ممکن ہو سکے گا اور اعتماد سازی کے ذریعے عالمی امن کو درپیش خطرات سے نمٹا جاسکے گا۔

عالمی بحری مشق امن ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے جس کے ذریعے عالمی بحری قوتوں کے درمیان پیشہ ورانہ روابط کو تحریک ملتی ہے۔ اس مشق کے انعقاد سے عالمی برادری میں باہمی تعاون اور امن سے متعلق پاکستان کا موقف اور مثبت تاثر اُجاگر کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ ایسی سرگرمیاں پاکستان کے ثقافتی وسماجی نظریات کی بھی تائید کرتی ہیں۔ یہ منظر نامہ سمندری سفارت کاری کی ایک بہترین مثال ہے جس کا سہرا پاک بحریہ کے سر ہے۔ محدود وسائل سے شروع ہونے والا پاک بحریہ کا یہ سفر کامیابیوں سے ہمکنار ہے۔ اس کی قلیل افرادی قوت تربیت یافتہ اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی حامل بحری قوت میں تبدیل ہو چکی ہے اور عالمی بحری قوتوں کو اپنے پرچم تلے عالمی امن کی دعوت دے رہی ہے۔

بلیوا کانومی

کے فروغ کے لیے پاک بحریہ کے رجحان ساز اقدامات

خالد فاروق

سمندر کا انسانی تاریخ میں بہت اہم کردار رہا ہے۔ جن قوموں نے سمندروں پہ راج کرنا سیکھ لیا انہوں نے دنیا پہ راج کیا۔ جن ممالک کے پاس سمندر ہے انہیں بہت خوش قسمت تصور کیا جاتا ہے کیونکہ سمندر کسی بھی ملک کی معیشت اور ترقی کے لیے انتہائی اہم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو 1050 کلومیٹر لمبا ساحل عطا کیا ہے اور پاکستان کا ساحل دنیا کے گہرے ترین ساحلوں میں شمار ہوتا ہے۔ پاکستان کی وسیع سمندری حدود ماہی گیری اور دیگر سمندری وسائل سے مالا مال ہیں۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک نے اپنے سمندری وسائل کا استعمال کرتے ہوئے اپنے معیشت کو مضبوط کیا لیکن پاکستان بلیوا کانومی کے ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ فی الوقت پاکستان بلیوا کانومی سے محض 450 ملین ڈالر سالانہ کمار رہا ہے جبکہ پاکستان کی بلیوا کانومی کا پوٹینشل 100 ارب ڈالر سے بھی زائد ہے۔ بلیوا کانومی پاکستانی معیشت کا مضبوط سہارا بن سکتی ہے لیکن اس کے لیے بروقت اور درست اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی ضمن میں منسٹری آف میری ٹائم افیئر ز پاکستان اور پاک بحریہ کی مشترکہ کاوشوں کے نتیجے میں فروری 2023 میں پاکستان میں پہلی دفعہ ''پاکستان انٹرنیشنل میری ٹائم ایکسپو اینڈ کانفرنس '' (PIMEC) کا انعقاد ہونے جا رہا ہے۔جس سے پاکستان میں بلیوا کانومی سے جڑے مختلف سیکٹرز میں سرمایہ کاری اور باہمی تعاون کے لیے دنیا بھر کے ممالک اور سرمایہ کاروں کو مدعو کیا جائے گا۔ بلیو اکانومی کا مطلب سمندر کے ذریعے تجارت اور سمندری وسائل سے فائدہ اٹھانا ہے۔سمندر پاکستان کی معیشت کے لیے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان اب بلیوا کانومی پر بہت زیادہ توجہ دے رہا ہے، بلیوا کانومی سے جڑے بہت سے منصوبے شروع کیے جا رہے ہیں۔خصوصاً سی پیک، گوادر پورٹ اور سپیشل اکنامک زون کے ذریعے پاکستان بلیوا کانومی کی مد میں خطیر رقم کما کر اپنی معیشت کو مضبوط کر سکتا ہے۔

پاک بحریہ ہر حوالے سے حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔ بحری افواج کا کردار محض زمانہ جنگ تک محدود نہیں ہوتا، امن کے دوران بھی سمندروں کو بین الاقوامی تجارت اور دیگر پُرامن سرگرمیوں کے لیے محفوظ رکھنے کا کام بنیادی طور پر بحری افواج ہی انجام دیتی ہیں۔ پاک بحریہ اس ضمن میں اپنے محدود وسائل میں کئی قابل قدر اقدامات کر رہی ہے اور بحر ہند میں ہونے والی تجارت کو بحری قزاقوں سے بچانے کے لیے پاک بحریہ کا کردار دنیا بھر میں تسلیم کیا جاتا ہے۔کئی لوگوں کو لگتا ہوگا کہ بحری قزاقی کا دور ختم ہو چکا، سمندروں میں جہازوں کو لوٹنا پرانے دور کے قصے ہوئے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے آج بھی سمندر کی لہروں پر پُرامن تجارت کو نقصان پہنچانے اور بحری تجارتی جہازوں کو لوٹنے والے قزاق موجود ہیں۔ بلکہ سمندری لٹیرے جدید وسائل اور جدید ہتھیاروں کے استعمال سے پہلے سے زیادہ خطرناک ہو گئے ہیں۔ بحری قزاقوں کی یہ قوت بحری تجارت کے لئے ایک سنگین خطرہ ہے۔

دنیا کی تجارت کا تقریباً 90 فیصد سمندری راستوں سے ہوتا ہے اور ہر سال دنیا بھر میں بحری قزاقی کے سینکڑوں واقعات پیش آتے ہیں۔جن میں قیمتی جان و مال کا نقصان ہوتا ہے۔ایک تخمینے کے مطابق بحری قزاقی میں سالانہ تقریباً 6 ارب ڈالرز کا نقصان ہوتا ہے، اس کے علاوہ عملے کے جانی نقصان اور بحری جہازوں کی آمد و رفت میں بھی دیر ہوتی ہے جس سے کئی کاروباری، تجارتی اور عوامی شعبے متاثر ہوتے ہیں۔ 2020 میں ایشیا میں بحری قزاقی کے 97 واقعات پیش آئے تھے۔2021 میں ایشیا میں بحری قزاقی کے 82 واقعات پیش آئے۔انٹرنیشنل میری ٹائم بیورو کی رپورٹ کے مطابق 2021 میں 1994 کے بعد تاریخ کے سب سے کم بحری قزاقی کے واقعات ہوئے ہیں۔سمندروں کے راستے انسانی سمگلنگ، منشیات اور اسلحے کی سمگلنگ جیسے مکروہ دھندے بھی جاری رہتے ہیں، جن کی روک تھام انسانیت کے وسیع تر مفاد میں بہت ضروری ہے۔آخران سارے چیلنجز سے کیسے نمٹا جا سکتا ہے، کیا کوئی ایک ملک ان خطرات کو دور کر سکتا ہے۔نہیں! کوئی ایک ملک چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، ان خطرات سے تنہا نہیں نمٹ سکتا۔اس لیے ایک عالمی اتحاد کی ضرورت ہے جو ان خطرات کو دور کر کے امن عالم اور انسانیت کی بہتری کے لیے کام کرے۔

پاک بحریہ نے عالم انسانیت کے وسیع تر مفاد میں 2007 میں امن مشقوں کا آغاز کیا تھا۔2007 میں پاکستان بحریہ کی طرف سے منعقدہ امن مشقوں میں 28 ممالک شریک ہوئے تھے اور ہر بار امن مشقوں میں شریک ہونے والے ممالک کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے جو ان مشقوں کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔فروری 2023 میں آٹھویں امن مشقوں کے لیے سو سے زائد ممالک کی بحری افواج کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔بحر ہند میں بحری قزاقی کے واقعات میں خاطر خواہ کمی کی وجہ پاک بحریہ کی آپریشنل کارکردگی اور امن مشقوں کا آغاز ہی ہے۔امن مشقوں کے بنیادی مقاصد بحری قذاقی کی روک تھام، امن و استحکام کو فروغ دینا، سمندری راستوں سے ہونے والی تجارت کو تحفظ فراہم کرنا، مشقوں میں شریک ممالک کے درمیان اتحاد و تعاون کو فروغ دینا، علاقائی اور غیر علاقائی بحری افواج کی استعداد کار اور باہمی تعاون کو بڑھانا شامل ہیں۔ان مشقوں سے نہ صرف پاک بحریہ کو اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھانے اور اپنا آپ منوانے کا موقع ملتا ہے بلکہ اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کا بھی موقع ہاتھ آتا ہے۔ پاک بحریہ نہ صرف امن مشقوں سے پاکستان کا وقار بلند کر رہی ہے بلکہ سفارتی کاری کو فروغ دے کر وطن عزیز کے لیے کئی ثمرات بھی سمیٹ رہی ہے۔

امن مشقوں کے انعقاد جیسے شاندار اور کامیاب اقدام کے بعد اب پاک بحریہ پہلی مرتبہ "پاکستان انٹرنیشنل میری ٹائم ایکسپو اینڈ کانفرنس"(PIMEC) کا انعقاد کرنے جا رہی ہے۔جس کا مقصد بندرگاہوں کے آپریشنز، میری ٹائم لاجسٹکس، سمندری نقل و حمل، جہازوں کی تعمیر و مرمت، شپ بریکنگ، ماہی گیری، ایکوا کلچر، سمندری معدنیات کی تلاش، بحری تعلیم و تربیت، ساحلی سیاحت، قابل تجدید توانائی، ماحولیاتی تحفظ، میرین انجینئرنگ کا سامان اور ساحلی پٹی پر رئیل اسٹیٹ کے شعبوں میں سرمایہ کاری اور تعاون کا دائرہ کار بڑھانا ہے۔ان شعبوں میں کام کرنے سے پاکستان بلیو اکانومی کے حجم کو اس کے اصل پوٹینشل تک لے جانے کے قابل ہو جائے گا جس کا مثبت اثر پاکستان کی معیشت اور پورے ملک پر پڑے گا۔ پاکستان انٹرنیشنل میری ٹائم ایکسپو اینڈ کانفرنس 10 تا 12 فروری 2023ء ایکسپو سینٹر کراچی میں منعقد ہوگی۔ پاک بحریہ کے اس اقدام سے پاکستان کی نجی و سرکاری میری ٹائم انڈسٹری عالمی میری ٹائم انڈسٹری کے ساتھ جڑے گی اور اس کے لیے ترقی کی نئی راہیں کھلیں گی۔ کانفرنس میں ہم عصر سمندری چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے حکمت عملی بھی بنائی جائے گی۔

پاکستان کی معاشی ترقی کا براہ راست تعلق بلیوا کانومی کی ترقی اور فروغ سے جڑا ہے، پاک بحریہ کے غیر معمولی اقدامات کی بدولت پاکستان کے مقتدر حلقوں میں یہ سوچ گزشتہ چند سالوں میں نمودار ہوئی ہے اور پاک بحریہ اس سوچ کو پروان چڑھانے کے لیے ہمہ وقت اور ہمہ جہت کردار ادا کر رہی ہے۔ وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدام احسن اقبال نے کہا ہے کہ پاکستان کی بلیوا کانومی کا پوٹینشل 100 ارب ڈالر سے بھی زائد ہے اور حکومت پاکستان کئی نئے پروجیکٹس کے ذریعے ساحلی علاقوں کو ترقی دے کر بلیوا کانومی سے ہر ممکن فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ پاکستان کی بلیو اکانومی سے جڑے تمام تر پروجیکٹس میں پاک بحریہ کا کردار انتہائی اہم ہے کیونکہ پاک بحریہ ہی پاکستان کے سمندری راستوں، سمندری حدود اور سمندری تجارت کو محفوظ بناتی ہے۔ پاکستان کی 90 فیصد تجارت سمندری راستے سے ہوتی ہے، یوں سمجھئے کہ پاکستان کی کل معیشت اور زر مبادلہ کا دارومدار سمندر پر ہے۔ پاکستان کی اہم درآمدات میں خوردنی تیل، خام تیل، گیس اور پٹرولیم مصنوعات شامل ہیں۔ اگر یہ اشیاء پاکستان بروقت نہ پہنچیں تو ملک میں شدید بحران پیدا ہو جائے۔لیکن چاک و چوبند اور جذبہ حب الوطنی سے لیس پاک بحریہ کے ہوتے ہوئے کوئی پاکستانی بحری تجارت کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، کیوں کہ پاک بحریہ وطن عزیز کی ترقی و خوشحالی کے لیے ہر دم تیار اور سرگرم ہے۔ امید واثق ہے کہ پاکستان انٹرنیشنل میری ٹائم ایکسپو اینڈ کانفرنس کی بدولت اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری پاکستان آئے گی اور پاکستان کے ساحلِ سمندر کے ساتھ کراچی جیسے مزید معاشی مرکز بنیں گے۔سمندر کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے کراچی پاکستان کا معاشی مرکز بنا چکا ہے اور اگر بلیوا کانومی پر توجہ دی جائے تو پاکستانی معیشت کے لیے نئے معاشی مراکز بھی قائم کیے جا سکتے ہیں جو پاکستان کو دنیا کی ایک بڑی معاشی قوت بنا سکتے ہیں۔